خلافت لائبریری ربوہ

8-اکتوبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 47-82 نمبر 222 | بدھ 5 جمادی الثانی 1418ھ 8 اخاء 1376ہش 8 اکتوبر 1997ء

ایسے نیک اعمال بجالاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔
(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرّب بارگاہ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قرب الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔

پھر ایک اور شرط لگاتا ہے کہ یا یہ کہو' متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے (-) خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا ویسے بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیت اور نصرت الٰہی کا اس پر بند ہوا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 279)

نیکیاں بجالانے کی توفیق محض اللہ کے فضل سے ملتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے۔ دیکھو ایک (عبادت) پڑھنے والے کو (عبادت) پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی ہے۔ ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے۔ انسان کی آنکھیں ہیں۔ اس کا دل ہے۔ انگلیاں ہیں۔ غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہو گا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی چیزیں دے اور کہہ دے کہ تم ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہو گا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اسی کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس کا احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزا رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں۔ وہ سب درحقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔ ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم حافظ ناصر محمود صاحب (ابن مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب۔ وفات یافتہ) حال کینیڈا کا نکاح مورخہ 97-9-13 کو مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ نے مکرم سیدہ عظمیٰ احمد صاحبہ بنت مکرم سید محمد احمد صاحب سے مبلغ 30 ہزار کینیڈین ڈالر زحق مہر پر پڑھا۔
ننھیال کی طرف سے مکرم حافظ ناصر محمود حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حافظ ناصر محمود کے والد مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب سابق قائد ضلع سرگودھا تھے۔
مکرمہ سیدہ عظمیٰ کے نانا مکرم جنود اللہ صاحب آف ترکی تھے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

شادی

○ مکرم محمد اکرم صاحب ولد مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب سلطان پورہ راولپنڈی کی تقریب شادی مورخہ 27- مارچ 1997ء کو بہمراہ عزیزہ عنبرین عاصمہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب منعقد ہوئی۔ مورخہ 28- مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم محمد اکرم صاحب مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب انور (وفات یافتہ) سابق پرائیویٹ سیکرٹری و سابق انچارج تحریک جدید کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-9-18 کو دو بچیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حارث محمود تجویز ہوا ہے خدا کے فضل سے بیٹا حضرت صاحب کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ عزیز حارث محمود مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب سابق قائد ضلع سرگودھا کا پوتا ہے۔ دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور صالح بنائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بڑا ہی بدقسمت وہ انسان ہے جو خدا تعالیٰ کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8 اخاء 1376 ہش   8 اکتوبر 1997ء

دعوت الی اللہ کی ضروریات

دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور ان زبانوں کا آپس میں اتنا فرق ہے کہ ایک زبان بولنے والا دوسری زبان بولنے والے کا مطلب سمجھ ہی نہیں سکتا جب تک وہ اس کی زبان سیکھ نہ لے۔ اور ایک ایسی جماعت جسے ساری دنیا میں پھیلنا ہو اس کے پھیلانے والوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ مختلف زبانیں جانیں۔ مثلاً ایک پنجابی جو احمدیت کو خوب سمجھتا ہے لیکن وہ کوئی اور زبان نہیں بول سکتا تو وہ فرانس میں یا برطانیہ میں جا کر اپنا پیغام کیسے دے گا۔ یا فرانس کا اگر کوئی شخص احمدیت کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہے اور وہ عربی زبان جاننے کے بغیر عرب ممالک میں چلا جاتا ہے تو وہ وہاں اپنا پیغام کیسے پہنچا سکتا ہے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ مختلف علاقوں کی زبانوں پر عبور حاصل کیا جائے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ساری جماعت کے لوگ ساری زبانیں سیکھ لیں لیکن یہ تو ہو سکتا ہے اور یہ ہونا بھی چاہئے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں جو مختلف علاقوں کی زبانیں سیکھیں۔ ایک ایک ملک کی زبان ہی سہی لیکن تمام علاقوں کی زبانیں سیکھنے والے موجود ہوں اور وہ زبانیں سیکھ کر ان علاقوں میں جا کر اپنا پیغام دیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلنا ہے۔ احمدیت کی ابتدا تو برصغیر سے ہوئی اور پھیلنا ہے اسے ساری دنیا میں اور پھیلانے والے اولین لوگ وہی ہوں گے جنہوں نے اسکو اسکے منبع سے سیکھا۔ یعنی برصغیر سے۔ جب تک وہ مختلف علاقوں کی زبانیں نہ جانتے ہوں وہ وہاں جا کر پیغام کیسے دے سکتے ہیں اور لوگوں کو کس طرح سمجھا سکتے ہیں کہ انہیں احمدیت کو کیوں قبول کرنا چاہئے۔ اور یہ بات کوئی آج کی نہیں جب سے احمدیت کا آغاز ہوا ہے اسی وقت سے اس بات کو پیش کیا جا رہا ہے۔ مثلاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک دفعہ فرمایا:-

"میں جب دین حق کی حالت کا مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو دین حق کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پابہ گور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں۔ خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں۔ اور پورے طور پر تقریر کر کے دین حق کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں"۔

اس ارشاد میں واضح طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ احمدیہ جماعت میں تسلسل کے ساتھ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہنے چاہئیں جو نہ صرف علمی قابلیت رکھتے ہوں کیونکہ اس کے بغیر تو بات ہی نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ وہ غیر زبانیں بھی جانتے ہوں تاکہ غیر زبانیں بولنے والے لوگوں سے وہ بات کر سکیں اور اپنا پیغام ان تک پہنچا سکیں۔ اور اتنی اچھی طرح پہنچا سکیں کہ انہیں قائل کرنا مشکل نہ ہو۔ انگریزی زبان تو عام طور پر ہمارے سکولوں میں پڑھائی ہی جاتی ہے۔ لیکن حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا ہے کہ صرف انگریزی نہیں بلکہ دوسری زبانیں بھی پڑھی جائیں۔ اس لئے کہ احمدیت کو صرف انگریزی زبان بولنے والوں میں ہی تو نہیں پھیلانا۔ صرف اس علاقے میں ہی تو نہیں پھیلانا جہاں انگریزی بولی جاتی ہے۔ بلکہ دنیا کی صدہا دیگر زبانیں ہیں ان زبانوں کے بولنے والوں کو بھی بتانا ہے کہ احمدیت کیا ہے۔ دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ دعوت الی اللہ کرنے کے لئے جن باتوں کی طرف حضرت صاحب نے توجہ دلائی ہے ان میں سب سے پہلے علمی قابلیت آتی ہے۔ جب تک ہم احمدیت کا پوری طرح مطالعہ کر کے اسے خود نہیں سمجھ لیں گے ہم دوسروں کو کیسے سمجھا سکتے ہیں۔ ہم دوسروں کو کیسے بتا سکتے ہیں کہ احمدیت کیا چاہتی ہے۔ اور جب ہم میں یہ قابلیت پیدا ہو جائے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مختلف زبانوں میں یعنی کسی نہ کسی دیگر زبان میں اپنی علمی قابلیت کا اظہار کر سکیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے کسی اور زبان بولنے والے لوگوں میں جا کر کام کر سکیں۔ گویا کہ علمی قابلیت اور کوئی غیر زبان۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بعض ضروریات ہیں ان میں سے سب سے سرفہرست تو یہ ہے کہ انسان تقریر کر سکے۔ ضروری نہیں کہ تقریر سٹیج پر ہی کی جائے۔ تقریر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ روانی کے ساتھ اپنی بات بیان کی جا سکے۔ محفل میں بیٹھے ہوں تو روانی سے بات کر سکیں۔ اور سٹیج پر تقریر کرنا پڑے تو وہاں بھی روانی سے اپنی بات پیش کر سکیں۔ گویا کہ تیسری بات جس کی بڑی اہم ضرورت ہے وہ ہے بول سکنے کا مادہ۔ یعنی تقریر کرنا۔ گفتگو کرنا۔ بات کو سمجھانا اور بات کو اس طرح سمجھانا کہ اسے دوسروں کے ذہن نشین کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر ذہن نشین نہ کر سکیں تو بات سمجھانے میں جو وقت صرف کیا جاتا ہے وہ عام طور پر بیکار چلا جاتا ہے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارے بات کرنے کا انداز ایسا ہو کہ بات دوسروں کے ذہن نشین ہو جائے۔ بیشک بات بار بار کہنی پڑے ہم بار بار کہیں اور اس بات کی طرف توجہ دیں کہ وہ بات واقعی دوسروں کے ذہن نشین ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہماری جماعت اس بات کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ بلکہ بچپن ہی سے مختلف زبانوں کی طرف توجہ دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جماعت نے اس سلسلے میں جو پروگرام بنائے ہیں ان میں والدین بھی حصہ لے رہے ہیں اور ان کے بچے بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں۔ اللہ نے چاہا تو چند سالوں میں ایسے نوجوان نکل آویں گے جو مختلف زبانیں بولتے ہوں گے۔ اور انہیں تقریر کرنے کا فن بھی سکھایا جائے گا۔ ہم ایک بار پھر یہ گذارش کریں گے کہ تقریر سے مراد صرف سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنی بات کو تسلسل کے ساتھ روانی کے ساتھ اور شگفتگی کے ساتھ بیان کرنا ہے۔ آپ کسی ایک فرد سے بات کر رہے ہوں آپ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں آپ کسی جلسے میں تقریر کر رہے ہوں آپ اپنی بات کو آسان طریق پر پیش کر کے لوگوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ اسی کا نام تقریر ہے۔

پس آج کل جو کوشش کی جا رہی ہے اس میں ہم سب کا فرض ہے کہ کسی نہ کسی طرح حصہ لیں۔ دیگر زبانیں سیکھیں۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد ہمارا یہ فرض ٹھہرتا ہے کہ ہم نے جو زبانیں سیکھی ہیں وہ ان زبانوں کے بولنے والوں کے خطوں میں جا کر ان کے علاقوں میں جا کر استعمال کی جائیں۔ اگر ہم نے سپین کی زبان یہاں ربوہ میں رہ کر سیکھ لی ہے تو ہم اس سے فائدہ تو اسی طرح اٹھا سکتے ہیں کہ ہم خود سپین چلے جائیں اگر فرانس کی زبان سیکھ لی ہے تو فرانس جا کر ہی اس کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کے بعد آخری بات یہ آتی ہے کہ ہم دنیا میں پھیل جائیں۔ جن علاقوں کی زبانیں ہم نے سیکھی ہیں ان علاقوں میں جا کر دعوت الی اللہ کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے اور ہم سے کیا چاہتی ہے۔

پس یہ ساری باتیں اپنے ذہن میں رکھئے اور ان کے مطابق کام کرنے کی کوشش کیجئے۔ احمدیت کے سلسلے میں علمی قابلیت حاصل کی جائے۔ کوئی نہ کوئی غیر زبان سیکھئے تقریر یعنی بولنے کی مشق کیجئے۔ اور بولنے کے انداز کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن تگ و دو کی جائے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درج بالا ارشاد کے مطابق کام کر سکیں گے اور حضرت صاحب کی اس خواہش کو پورا کر سکیں گے جو آپ نے اس ارشاد میں بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

اپنے غم کو دوسروں کے غم میں ضم کرتا رہا
جو نہ بیتی تھی کبھی وُہ بھی رقم کرتا رہا
لوگ یہ سمجھے کہ ہر حرفِ زباں ہے میرا حرف
میں انہیں کی داستانیں مرتسم کرتا رہا
میری آنکھوں کی چمک شعلے شرارے بن گئی
آنسوؤں کی آگ میں دل کو بھسم کرتا رہا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیرالدین سامی- لندن

مجلس شعروادب برطانیہ کے زیر اہتمام

نسیم سیفی کے ساتھ ایک شام

مورخہ 6- اگست مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں ایک مجلس شعروادب کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم نسیم سیفی صاحب مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم سید شاہد علی صاحب نے کی۔ اور مکرم بشیر احمد رفیق صاحب جو مجلس شعروادب کے بانی صدر ہیں۔ انہوں نے سیفی صاحب کا مختصر الفاظ میں تعارف پیش کیا۔ اور بتایا کہ انہوں نے رشد وہدایت کی بھرپور مصروفیات کے باوجود شعروسخن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ درجن بھران کے شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ الفضل کی ادارت کے ساتھ ساتھ غزل گوئی کا سلسلہ بہتی ندی کی طرح جاری ہے۔ اس لحاظ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سیفی صاحب اور کتنے مجموعہ ہائے کلام کے موجد ٹھہریں گے۔ انہوں نے اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی اور پنجابی زبانوں میں بھی اپنی شاعری کے جوہر دکھائے ہیں۔ انگریزی زبان میں بھی ان کے مجموعہ ہائے کلام طبع ہو کر قارئین تک پہنچ چکے ہیں۔

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کے بعد بزم شعر وادب کے سیکرٹری (بشیر الدین احمد سامی) نے بھی مکرم سیفی صاحب کی شاعری اور ادبی خدمات کو سراہا۔ اور ان کے ابتدائی کلام کی کچھ جھلکیاں پیش کیں۔ نظامت کے فرائض بشیر احمد رفیق صاحب ہی ادا کر رہے تھے۔ مکرم سیفی صاحب نے اپنے دلنشیں طرز کلام سے غزل، نظم کے نمونے پیش فرمائے۔ ان کے کلام کی جان وہ بے مثل نظم تھی۔ جس میں انہوں نے آنکھوں کے بارے میں فطرت کے اعجاز کی عکاسی فرمائی۔

وہ بیشک رہیں منہ سے خاموش لیکن
محبت کی غماز ہیں ان کی آنکھیں

سیفی صاحب نے اپنا پنجابی کلام محض ظرافت طبع کے لئے ہی نہیں پیش فرمایا بلکہ یہ ایسا عارفانہ کلام تھا۔ جس پر فقیر ناچ اٹھیں وجد میں آجائیں۔

رب توکل کر بیٹھاں واں، ہن رب گھلے تے گھلے
کوئی پاوے خیر کہ نہ پاوے
تو منگدا جا، تو منگدا جا

اس تقریب کو جن دیگر شعراء نے پر رونق بنایا ان کے کلام کے چند نمونے پیش ہیں۔

میری نس نس میں وفا کی کیمیا کا تھا اثر
آستیں کے سانپ نے جونہی ڈسا مر گیا
(ندیم علوی)

لغزشیں ہیں کہ ہو ہی جاتی ہیں
آخر انساں خدا نہیں ہوتا

(منصور بی ٹی)

منڈیوں میں بک رہے ہیں گھاس کے بھاؤ ضمیر
اس گرانی کے زمانے میں یہ ارزانی بھی ہے
(ڈاکٹر سعادت سعید)

کتاب ہستی کا نکتہ نکتہ بڑی توجہ سے پڑھ چکا ہوں
کہیں نہ میرا سوال آیا کہیں نہ میرا جواب آیا
(اعجاز احمد اعجاز)

گلستان دہر میں روحِ بہاراں آپ ہیں
باعثِ تسکینِ دل و راحتِ جاں آپ ہیں
(افضل ترکی)

جو دو عطائے ساقی، کوثر ہیں خم کے خم
لیکن بقدرِ ظرف جسے جس قدر ملے
(الیاس ناصر دہلوی)

بھوک بخشی ہے تو پھر صبرِ قلندر دینا
ذرہء شبنم کو، جو ترسے سمندر دینا
(رحمت قرنی)

اجل تو کیا ہمیں زندگی نے مار دیا
یہ آدمی ہے جسے آگہی نے مار دیا
(اطہر راز)

میں خود گرا تھا۔ لہولہان تھا
میں کسے بتاتا حسد کی آگ میں جل رہا تھا
(اقبال مرزا)

ستم گر نے زبانیں کاٹ لی ہیں
اور آنسوؤں کو بجھا کر رکھ دیا ہے
تری تہذیب کی روشن کرن نے
مجھے اندھا بنا کر رکھ دیا ہے
(بخش لائل پوری)

وقت کا ساحل ڈوب گیا ہے موجوں کی ارزانی میں
کشتی کو ثابت رکھنا ہے، دریا کی طغیانی میں
(آدم چغتائی)

آگے بھیجے ہیں حاکم و محکوم
آج جو ہے وہ کل نہیں ہے
(میجر مغل)

یہ خصوصی نشست اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ مکرم مبارک احمد ملک صاحب صدر جماعت ہنسلو اور ان کے مخلص کارکنان نے بہت تھوڑے نوٹس پر جملہ انتظامات کو بہت خوبصورت اور احسن انداز سے ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے۔

لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

مانگنے کا سلیقہ بھی اسی سے مانگئے

مجھے مسافر بنا کر اس دنیا میں بھیجا گیا۔ جب آنکھ کھولی تو مسافت کی صعوبتوں کا علم تھا۔ نہ منزل کا پتہ معلوم۔ پیار سے پیچھا کرتی ہوئی نظروں کے سائے تھے۔ لوریاں سناتے لب۔ اور جان نچھاور کرتے ہوئے ہیولے۔ گھر تھا۔ در و دیوار تھے۔ معصومیت تھی۔ یہ صرف لینے کا زمانہ تھا۔ ذہن کی سلیٹ صاف تھی۔ پھر لفظوں کے تانوں بانوں نے دھندلکوں سے نکال کر رشتوں کی تمیز سکھائی۔ ادب کے قرینے اجاگر ہوتے چلے گئے۔ اندھیروں اجالوں کا فرق محسوس ہونے لگا۔

اپنی چھوٹی چھوٹی غلطیاں یاد ہیں۔ کبھی اروی کے پتے کھالئے تو زبان میں انگارے اور آنکھوں میں مرچیں بھر گئیں۔ کبھی دانتوں کے برش پر پیسٹ کی جگہ صابن لگا کر دانتوں پر مل لیا۔ اور مسوڑھے دانوں سے بھر گئے۔ کبھی استانی جی نے کہا کہ یہاں بیٹھو یہاں سے ہلنا نہیں تو چھٹی ہونے کے بعد بھی وہیں بیٹھے رہے۔ ایک بھائی اپنی دکان پر بٹھا گئے۔ چند لمحوں بعد واپس آئے۔ تو دکان میں سے ایک ٹوٹا ہوا بسکٹ پکڑا دیا۔ دوسرے دن پھر بٹھا کر گھر گئے۔ واپس آئے تو دو تین بسکٹ ٹوٹے ہوئے کھانے کو ملے جو ہم نے خود توڑے تھے۔ اور تیسری دفعہ کان کھینچ کر گھر بھجوا دیا گیا۔ کبھی ہمجولیوں نے کہا ادھر مت جانا وہاں بونے ہیں تو آنکھوں کے آگے بونے ناچتے نظر آئے۔

آج میرا حافظہ جواب دئے جاتا ہے۔ لیکن بچپن کی باتیں آج بھی اپنی باریک جزئیات کے ساتھ یاد ہیں۔ جب جلسوں پر سبز دوپٹے چن کر اوڑھے جاتے تھے۔ جب کلام الہٰی پڑھنا شروع کیا۔ جب آٹا گوندھنا سکھلایا گیا۔ جب کپڑے دھوئے صابن سے اور انگلیوں میں سوراخ ہوئے۔ جب برتن راکھ سے مانجھے اور ہاتھ پھٹ گئے۔ جب پھٹے ہاتھ دھوئے تو مرچیں لگیں۔ جب فرش گیلے ٹاٹ سے صاف کئے۔ مہمان آئے۔ چلے گئے۔ بچی ہوئی چیزوں کی طرف دیکھا تک نہیں۔ ان کے جانے کے بعد دوسرے آنے والے مہمانوں کے لئے بسکٹ مٹھائی بچا کر رکھی۔ ان کے پیروں کے نشان پھر گیلے ٹاٹ سے صاف کئے۔ دن بھر گھر کے کام کئے۔ راتوں کو جاگ کر پڑھا۔ ابو نے رکشہ کے لئے پیسے دئے۔ وہ سبزی کے لئے بچا کر رکھ لئے۔ اور خود اسکول پیدل چلے گئے۔ دن بھر اپنی بہادری چھوٹے بہن بھائیوں پر جتائی۔ اور رات کو سایوں سے بدکتے رہے۔ دل دھک دھک کرتا رہا۔ (عبادتوں) میں کھیں کھیں ہنسے بھی (بچپن میں) اور رو رو کر بھی (عبادتیں) ادا کیں۔ روزے رکھے۔ سحری کھانے کے لئے اور افطاری کرنے کے لئے۔ جب بڑے ہوئے تو چھوٹے بہن بھائیوں کو روکا کہ نہیں تم نے روزہ نہیں رکھنا۔ کبھی لمحہ لمحہ رینگ رینگ کر گزرا کبھی وقت پر لگا کر اڑا۔ اس وقت پڑھائی کے امتحان بھی بہت بڑے امتحان لگتے تھے۔ کیا پتہ تھا۔ امتحان کیا ہوتا ہے۔ پھر کیسے کیسے امتحان گزرے۔ کیسے کیسے انعامات ملے کیسی کیسی ڈانٹ پڑی۔ کیسے چھپ چھپ کر اپنی تعریف سنی۔ پھر فکر دامن گیر ہوئے۔ کبھی بزدل ٹھہرے۔ کبھی بے وقوف۔ کبھی جانتے نہ تھے خواہش کیا ہے۔ کبھی خواہشوں کے انبار میں سے اپنی شناخت مشکل لگی۔ کبھی لالچ کی۔ کبھی قربانی۔ کبھی کے دن بڑے رہے کبھی کی راتیں۔

بہرحال سفر دلچسپ تھا۔ انواع و اقسام کے نوادرات ساتھ تھے۔ اور کچھ قیمتی سامان کہیں کھو گیا تھا۔ جن لوگوں کے لئے تحفے جمع کئے تھے ان میں سے کسی کو دے سکی کسی کو نہیں۔ جن لوگوں نے تحفے دئے تھے۔ ان کا جی جان سے شکریہ ادا نہ کر سکی۔

زندگی کا سفر بھی ہر پیش آنے والے سفر کی طرح ہے۔ مگر نہیں اس میں فرق ہے۔ فرق تو بہت سے ہیں لیکن ایک فرق جو اور کسی سفر میں نہیں ہے۔ وہ زندگی کے سفر میں ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ یعنی پیارے قادر مطلق خدا کے بلاوے پر ہر انسان خواہ کسی رنگ و روپ کا ہو کسی مسلک سے تعلق رکھتا ہو۔ انسان (بلکہ کسی حد تک آپ کہہ سکتے ہیں جاندار) ہو۔ وہ اپنا سفر ختم کر دیتا ہے۔ یک لخت۔! یہی اس کی منزل ہوتی ہے۔ جہاں سے یہ سفر ایک منزل ایک مقام کی طرف انسان کو لے جاتا ہے۔ جو رب رحیم کی رحمتوں نے اسے بخشا ہوتا ہے۔ جس میں کچھ حصہ اگر آپ کہہ لیں تو زائد انعام کے طور پر اسے ملتا ہے۔ جو ان اَن دیکھی جنتوں کی لگن میں اپنے رحمٰن خدا کے فرمان کے مطابق اوامر اور نہی کے پر پیچ راستوں سے اپنا دامن بچا کر اس کے حضور پیش ہوتا ہے یہاں کسی کا گھر کیسا ہو گا۔ ٹھیک سے نہیں کہہ سکتے۔ زاد راہ کے طور پر جو خدائے بزرگ و برتر نے سمجھایا تھا۔ وہ ساتھ لیا ہے۔ تو انجام بخیر ہو گا۔ اس کی بخشش بھی بے حساب ہے۔ کتنی خوشی ہوتی ہے۔ جب تحفوں سے لدے پھندے اپنے گھر پہنچتے ہیں عارضی گھر۔ پتھر کے بنے مکانوں اور لکڑی کے بنے در و دیوار میں جسے ہم اپنا گھر کہہ کر۔ کتنا سکون محسوس کرتے ہیں۔ لیکن پتھر کے بنے مکان ہماری منزل نہیں ہیں۔ خون اور سانس کے رشتوں سے دور ایک اور منزل ہمارا انتظار کر رہی ہے۔ وہاں جانے کے لئے تیاری کی توفیق بھی اپنے رب سے مانگنی ہے۔ یعنی انسان سوالی ہے۔ فقیر ہے اس کے در کا۔ خواہ وہ غریب ہے امیر ہے۔ کالا ہے گورا ہے۔ لیکن اس در کے بھکاری کو ایک فوقیت ہے دنیا کے بھکاریوں پر۔ یہاں ہر مانگنے والے کو ملتا ہے۔ صرف شرط ہے کہ مانگنے کا سلیقہ بھی اسی سے مانگئے۔ اور مانگئے تو اس طرح مانگئے کہ مر جایئے۔

جو منگے سو مر رہے
مرے سو منگن جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر (ر) محمد سلطان اکبر

محترم میجر (ر) عبدالحمید صاحب

محترم میجر عبدالحمید صاحب سابق مربی انگلستان امریکہ و جاپان رحلت فرما گئے ہیں۔ محترم میجر صاحب سے خاکسار 1948ء سے متعارف تھا۔ جبکہ آزادی کشمیر کے لئے حکومت پاکستان کی اپیل پر جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے "فرقان بٹالین" کے نام سے اپنی سنہری خدمات پیش کیں۔ پاک فوج کے ممتاز احمدی افسران محترم کرنل محمد حیات صاحب قیصرانی' محترم میجر حمید احمد صاحب کلیم' محترم میجر عبدالحمید صاحب' محترم میجر عبداللہ مہار صاحب وغیرھم نے اس "فرقان بٹالین" کو مختصر عرصہ میں نہر اپر جہلم کے داہنے کنارے سرائے عالمگیر کے نزدیک مکمل فوجی تربیت دی۔ پھر حکومت پاکستان نے اس بٹالین کو آزاد کشمیر میں نوشہرہ کے قریب باغ سر کے محاذ پر ہندوستان کی جارحیت کو روکنے کے لئے متعین کر دیا۔ خاکسار کو ان سب احمدی افسران کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سب کے سب ہی اپنی پیشہ وارانہ فوجی مہارت و صلاحیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے متصف' تقویٰ اشعار۔ نڈر محب وطن' جانثار اور اپنے پاک نمونہ سے ہم سب نوجوانوں کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہوئے' خاکسار "برکت کمپنی" میں باغ سر محاذ پر قدیم مغلیہ قلعہ سے ملحقہ پہاڑی مورچوں میں محترم جناب میجر عبدالحمید کی زیر قیادت خدمات بجالا رہا تھا۔ محترم میجر صاحب ہمارے کمپنی کمانڈر تھے۔ جبکہ محترم راجہ مرزا خان صاحب (والد محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان) ہمارے پلاٹون کمانڈر تھے۔ میرے ساتھ ہمارے مورچہ میں محترم راجہ غالب احمد صاحب سابق چیئرمین ثانوی تعلیم بورڈ سرگودھا' محترم حمید اسلم صاحب حال ایڈووکیٹ لاہور' اور محترم ملک عنایت اللہ صاحب گجرات میرے معزز ساتھی تھے۔

آج جب محترم میجر صاحب کی وفات کا ذکر سنا۔ تو وہ پرانی یادیں پھر تازہ ہو گئیں۔ بھارتی توپیں آگ برسا رہی ہوتی تھیں۔ ان کے گولے ہمارے سروں پر سے گزر رہے ہوتے تھے۔ تو مورچوں پر متعین ڈیوٹی دینے والے جوانوں کے سوا باقی سب کے سب محترم میجر صاحب کی اقتداء میں باجماعت عبادت بجالاتے۔ تو اس عبادت کا ایک انتہائی پر کیف لطف آتا جس کا سرور آج بھی یاد کر کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے سرشار ہو جاتا ہے۔

محترم میجر عبدالحمید صاحب کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک معزز راجپوت جنجوعہ خاندان کے ایک فرد تھے۔ جون 1932ء میں گارڈن کالج راولپنڈی میں تعلیم پانے کے دوران "براہین احمدیہ" کے مطالعہ سے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا شرف پایا۔ آپ کے والد محترم راجہ سید اکبر صاحب نے ابتدا میں سخت مخالفانہ رویہ اختیار کیا۔ محترم میجر صاحب انہیں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ آخر وہ مبارک دن آگیا۔ کہ دسمبر 1934ء میں بیعت کر کے وہ بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ ان کے والد صاحب موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ لیکن بیعت کرنے کے بعد وہ اکثر روتے رہتے تھے کہ وائے بدقسمتی کہ میں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا زمانہ پایا۔ مگر اس وقت انہیں شناخت نہ کر سکا۔

محترم میجر صاحب 1942ء میں انڈین آرمی میں کمیشنڈ آفیسر مقرر ہوئے۔ اور جون 1960ء میں میجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے خدمت دین حق کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ چنانچہ آپ نے انگلستان میں ایک سال سے کچھ زائد عرصہ' امریکہ میں چھ سال اور جاپان میں ساڑھے پانچ سال بطور مربی سلسلہ شاندار خدمت دین کرنے کی سعادت پائی۔ اس دوران آپ کو عیسائیت' دہریت اور دیگر مذاہب کے بے شمار چوٹی کے پادریوں' پروفیسروں' دانشوروں' صحافیوں اور سیاسی مدبرین سے تحریری و زبانی گفت و شنید کے مواقع ملے۔ جس کی ایک ہلکی سی جھلک آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف کے مطالعہ سے صاف دکھائی دیتی ہے۔

1 دعوت الی اللہ کے واقعات حصہ اول
2 دعوت الی اللہ کے واقعات حصہ دوم
3 دین حق اور عیسائیت بزبان انگریزی
4 دل کی آواز آپ کے منظوم کلام کا مجموعہ

آپ کے قیام جاپان کے دوران اکتوبر 1970ء میں ٹوکیو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس "امن اور انسانی بنیادی حقوق" کے متعلق منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر کے دس بڑے مذاہب کی جانب سے 210 نمائندے شامل ہوئے۔ جس میں آپ کو دین حق کی تعلیمات کو شاندار طور پر پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور اس سلسلہ میں آپ کی پیش کردہ قرارداد کو نہ صرف منظور کیا گیا۔ بلکہ ہر مکتب فکر کی طرف سے اسے شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔

کچھ عرصہ محترم میجر صاحب کو ربوہ میں بطور نائب وکیل التبشیر اور سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ خدمت کرنے کا بھی موقع ملا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ عبدالمالک صاحب مقیم امریکہ کی شادی محترمہ صاجزادی امتہ النصیر نگہت صاحبہ بنت محترم صاجزادہ کرنل مرزا داؤد احمد سے ہوئی۔

محترم میجر صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ انگریزی زبان پر کامل عبور' مدلل و مسکت گفتگو کے ماہر' عیسائیت اور دین حق کے جید سکالر تھے اور تقویٰ و طہارت اور دل آویز طرز بیان کا ایک پاک نمونہ تھے۔ محترم میجر صاحب موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔

ملک محمد عبداللہ- ربوہ

ممنونِ احسان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ذات گرامی بے انتہا خوبیوں کی مالک تھی۔ کوئی ایسی صفت حسنہ نہیں تھی جو آپ میں بدرجہ اتم نہ پائی جاتی ہو۔ اس ناچیز کو آپ کی پاکیزہ صحبت میں رہنے کا ایک لمبا عرصہ ملا ہے۔ دفتر میں بھی اور گھر میں بھی۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ایک نمونہ تھا۔ آپ ہر رنگ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذریت طیبہ کے ایک درخشندہ وجود تھے۔ آپ کی ایک نہایت قابل قدر صفت یہ تھی کہ کسی شخص سے کوئی ادنیٰ سا کام بھی لیا تو اس کی شکر گزاری ضرور کی۔ تحریری بھی اور زبانی بھی۔ اور بعض اوقات یہ شکر گزاری ایسے رنگ میں کی جاتی کہ کام کرنے والا انسان شرمندگی محسوس کرتا کہ کام تو بہت معمولی تھا حضرت میاں صاحب اتنی شکر گزاری کیوں فرما رہے ہیں۔

آج مجھے حضرت میاں صاحب کا ایک پرانا پانچ پیسے والا خط ملا ہے جو شروع سے لے کر خط کے ایڈریس تک حضرت میاں صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے یہ خط کیا ہے شکر گزاری اور ممنونیت کا ایک نادر نمونہ' واقعہ یوں ہے کہ 1951ء میں حضرت میاں صاحب رتن باغ لاہور میں مقیم تھے انہیں دنوں حضرت میاں صاحب کے فرزند ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ لاہور کی تقریب شادی تھی۔ دعوت ولیمہ کا انعقاد بھی رتن باغ ہی میں تھا۔ میں ان دنوں چند روز کے لئے ربوہ آیا ہوا تھا۔ دعوت ولیمہ سے ایک روز قبل حضرت میاں صاحب کو خیال آیا کہ قادیان میں بیشتر بچوں کی شادی کے انتظام میں خاکسار بھی شریک ہوتا تھا لیکن آج کی دعوت ولیمہ میں خاکسار لاہور سے باہر ہونے کی وجہ سے شریک نہیں ہے۔ یہ خیال آتے ہی آپ نے ربوہ میں مجھے تار کے ذریعہ فوراً لاہور آنے کا ارشاد فرمایا۔ میں دوسرے دن دوپہر سے قبل لاہور پہنچ گیا۔ رتن باغ میں آپ کے خاندانی باورچی میاں محمد دین صاحب اپنے ساتھیوں سمیت دعوت کی تیاری میں ہمہ تن مشغول تھے۔ مجھے دیکھتے ہی وہ پکار اٹھے کہ ملک صاحب آ گئے۔ اور میری آمد کی اطلاع حضرت میاں صاحب کو کر دی گئی۔ آپ یہ سنتے ہی باہر تشریف لائے مجھے مصافحہ کا شرف عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ لو جی نگرانی کا کام سنبھالو اب میرا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے اندرون خانہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو بھی اطلاع کر دی گئی۔

رات دعوت ولیمہ نہایت احسن طریق پر اختتام پذیر ہوئی۔ دعوت ولیمہ کے چند روز بعد حضرت میاں صاحب کا یہ خط 8 ٹمپل روڈ لاہور کے ایڈریس پر ملا۔ ان دنوں میری رہائش اس مکان میں تھی۔ اصل خط میرے پاس موجود ہے آپ فرماتے ہیں "آپ نے جس محنت اور شوق سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے)

آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دستخط

مرزا بشیر احمد

محمد ابراہیم بھامڑی

فراخ دلی کا ایک واقعہ گوردوارہ میں جمعہ کی عبادت

24-1923ء کی بات ہے۔ جب میں اور میرا چھوٹا بھائی عبدالعزیز بھامڑی (سابق محتسب امور عامہ) اپنے گاؤں موضع بھامڑی کے پرائمری سکول میں پڑھا کرتے تھے ہمارا گاؤں قادیان سے پانچ میل کے فاصلہ پر تھا۔ ہمارے والد صاحب چوہدری عبدالکریم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ اور ہر جمعہ کے دن جمعہ کی عبادت کے لئے قادیان آیا جایا کرتے تھے اور بعض دفعہ ہمیں بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اور اگر کبھی مجبوری کے باعث قادیان نہ جا سکتے۔ تو ہم دونوں بھائیوں کو ساتھ لے کر گاؤں کی بیت الحمد میں ہی جمعہ کی عبادت کر لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ کی بات ہے۔ کہ والد صاحب جمعہ کے دن قادیان نہ جا سکے۔ تو جمعہ کی عبادت میں ہمیں شامل کرنے کی غرض سے ہمارے پاس سکول میں آ گئے۔ ہمارا سکول ہندوؤں کی آبادی میں واقع تھا۔ اور راستہ میں سکھوں کا گوردوارہ پڑتا تھا جب ہم گوردوارہ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ تو وہاں پر چند معزز سکھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے والد صاحب کو کہا کہ میاں جی کہاں جا رہے ہیں۔ ہمارے والد صاحب کو گاؤں کے لوگ بزرگی کی وجہ سے میاں جی کہا کرتے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ ہم عبادت کے لئے بیت الحمد جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے گوردوارہ میں عبادت کر لیں۔ والد صاحب نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ ہم نے گوردوارہ میں ہی عبادت کے لئے مونہہ ہاتھ دھو کر پاکیزگی اختیار کی۔ بعدہ میرے بھائی نے اونچی جگہ پر کھڑے ہو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقبال احمد نجم- اسلام آباد

ممنونِ احسان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا احسان کے بدلے میں احسان کرنے کے علاوہ بھی اس کا کوئی بدلہ ہو سکتا ہے۔ اگر احسان کا بدلہ اتارنا ہو تو اگر اور کچھ نہیں تو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے زندگی میں کسی نہ کسی طرح کوئی احسان کیا ہوا ہو دعا کر کے ان کا بدلہ اتارا جا سکتا ہے مگر دعا بھی ایسی ہونی چاہئے جو قبولیت کا رنگ اختیار کر جائے۔

مجھے یاد ہے 1981ء میں میڈرڈ سپین میں مجھے ہارٹ اٹیک ہوا۔ دیار غیر میں اپنا تو کوئی تھا نہیں لیکن غیروں نے اپنا بن کر دکھایا۔ سپینش لوگ دل کے بہت اچھے اور ہمدرد ہیں۔ جب میں ہسپتال میں C.C.U وارڈ میں تھا تو مجھ پر ایک میڈیکل کالج کی طالبہ کی ڈیوٹی تھی۔ وہ ہی میری رپورٹ ڈاکٹر صاحب کو روزانہ پیش کرتی تھی۔ میں اشارے سے عبادت کر لیتا تھا ہلنے جلنے کی مجھے اجازت نہیں تھی اس وجہ سے مذہبی شخص سمجھتے ہوئے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی میری طرف خاص توجہ رہی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ C.C.U وارڈ میں ایک ایمرجنسی مریض رات کے وقت آگیا میری حالت بہتر تھی ڈاکٹر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے تھوڑی دیر کے لئے بمعہ Bed اور ادویہ جو لگی ہوئی تھیں کے ساتھ برآمدہ میں لے جا کر ایمرجنسی مریض کے لئے جگہ بنائی جائے۔ چند گھنٹوں کی بات تھی۔ جب یہ حکم اس طالبہ علم تک پہنچا تو وہ آنسوؤں سے رونے لگ گئی ڈاکٹر صاحب نے کہا تمہارے مریض کی حالت ٹھیک ہے اور صرف چند گھنٹے کی ہی تو بات ہے۔ گھبراؤ نہیں تمہارا مریض جلد جلد ٹھیک ہو رہا ہے۔ سپینش زبان میں بات ہو رہی تھی میں سمجھ رہا تھا۔ اس طالبہ کے دلگیر ہونے کا نظارہ اب تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ نہ میں نے اس کا پتہ معلوم کیا کہ بعد میں اس خاندان کو دعوت الی اللہ کرتا نہ ہی موقع تھا مگر میں 16 سولہ سال سے اس بچی کے لئے دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ہمدردی کے بدلہ جو اس کو ایک غیر ملکی مریض سے للہ تھی اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

دوسرے ہمارے سپینش عبدالرحمان اور ان کا جملہ خاندان تھا جو باقاعدہ عبادت کے لئے آتے تھے اور کبھی خالی ہاتھ نہیں آتے تھے ہمیشہ ساتھ پھل وغیرہ ہوتا اور بافراغت ہوتا۔ اتنا پھل استعمال بھی نہیں ہوتا تھا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ مجھے ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ تم اپنوں کی کمی محسوس نہ کرنا ہم تمہارے اپنے ہیں جو تکلیف ہو کہنا دیار غیر میں تسلی کے دو بول کی بھی بڑی قدر و قیمت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی ان ہمدردیوں کا نتیجہ ہی تھا کہ ہمیشہ اس خاندان کی قدر دل میں رہی اور ہمیشہ دعا بھی کی۔ اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ کوشش بھی کی کہ عبدالرحمان صاحب کی اہلیہ اور بیٹی حلقہ بگوش حق ہو جائیں۔ تاکہ سارا خاندان یکجا ہو جائے۔ بفضل خدا میری یہ دعا سنی گئی اور بعد میں میرے ذریعہ ہی یہ کام ہو گیا۔

3/4 ماہ میڈرڈ رہنے کے بعد قرطبہ جہاں بیت البشارت کی تعمیر ہو رہی تھی اور وہاں ہی میری تقرری تھی میں چلا گیا۔ وہاں پر بھی بعض اوقات ایسا ہوتا کہ تکلیف ہو جاتی اور اٹھا نہ جاتا کہ چائے ہی بنا لوں ایک کرنل صاحب کی اہلیہ ہمارے ہمسائے میں رہتی تھیں بہت ہمدرد تھیں کرنل صاحب بھی بہت ہمدرد تھے ان کے دو بیٹے تھے ہمارے نوجوانوں کا کوئی کام پولیس سے متعلق ہو یا کمیٹی سے متعلق ہو وہ خدمت خلق کے جذبہ سے کروا دیا کرتی تھیں کیونکہ ان کی ہر جگہ وسیع واقفیت تھی چنانچہ ویلفیئر کارڈ بنانے اور رہائش کا کارڈ بنانے میں انہوں نے ہمارے بہت سے نوجوانوں کی مدد کی۔ میں نے اس خاندان کو دعوت الی اللہ شروع کی۔ کرنل صاحب کے گھر میں ایک وسیع لائبریری تھی جس میں مسلم دور کی بہت سی کتب تھیں اور اس زمانے کے حالات پر مشتمل ان کتب میں جو اکثر سپینش میں تھیں مجھے بہت دلچسپی ہوتی تھی۔ اور اکثر ان کے متعلق تبادلہ خیالات بھی ہوتا تھا۔ یہ خاتون جو ان کی اہلیہ تھیں Morivall ان کا نام تھا ان کا بھی مجھ پر اور مجھ جیسے اور کئی نوجوانوں پر بہت احسان ہو گیا کہ دیار غیر میں وقت بے وقت خیال رکھا ان کے لئے بھی بہت دعا نکلتی ہے۔ قارئین بھی دعا کریں کہ اس خاندان کو بھی حق قبول کرنے کی توفیق ملے۔ ایک بات مجھے گوائٹے مالا کی فیملی مٹراوَل اور ان کی اہلیہ کیرولینا صاحبہ Carolina کی ہمدردی کی نہیں بھولتی۔ اس خاندان نے بیت الاول کے بنوانے میں عظیم کردار ادا کیا اور عملاً بھی بڑی مدد کی ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ ان کو بھی حق کی قبولیت کی توفیق ملے۔ تبھی احسان کا بدلہ احسان کی شکل میں اتر سکتا ہے۔ میرے کاغذات وغیرہ ان کی بیٹی تیار کر کے حکومت میں دائر کیا کرتی تھی کیونکہ وکیل تھی اور مکرم الیاس چوہدری صاحب اسے بطور لیگل ایڈوائزر اور اپنے بزنس کے کام کرنے کی وجہ سے کچھ تنخواہ بھی دیا کرتے تھے۔ انہیں میری ڈیٹ آف برتھ کا اسی وجہ سے علم ہو گیا تھا۔ یہ لوگ سالگرہ منانے کا خاص اہتمام کرتے ہیں ہم نہیں کرتے چنانچہ جب میری ڈیٹ آف برتھ آئی تو کیرولینا صاحبہ صبح صبح پھول اٹھائے ہوئے میرے ہوٹل پہنچ گئیں اور مجھے ہیپی برتھ ڈے ٹو یو کہا اور کہنے لگیں دیار غیر میں تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں کوئی ہیپی برتھ ڈے ٹو یو کہنے والا نہیں اس کے بعد ان کے میاں آکر مجھے اپنے گھر لے گئے اور تمام دن مجھے اپنے ساتھ رکھا تاکہ مجھے اکیلے رہنے کا احساس نہ ہو۔ سپینش زبان میں ایک بڑی اچھی کہاوت ہے جب کوئی اکیلا رہ رہا ہو تو کہتا ہے کہ میں اکیلا نہیں بلکہ خدا کے ساتھ رہتا ہوں یہ کتنی اچھی بات ہے اگر ہم خدا کے ساتھ رہیں تو کتنا اچھا ہے۔

یادرفتگان

امتہ النور رفعت ایم ایس سی - ربوہ

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری دادی اماں محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ 83 برس کی مستعد اور فعال زندگی بسر کر کے 21۔ نومبر 96ء بروز جمعرات دن کے قریباً پونے دو بجے رحلت فرما گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری دادی اماں بہت ہی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نرم دل اور بہت ہی پیار کرنے والی ہستی تھیں۔ بڑی بلند ہمت اور بلند حوصلہ تھیں۔ جس کام کا ارادہ کرتیں کر کے دم لیتیں۔

بدقسمتی سے ہماری امی جان کوثر پروین اختر صاحبہ کا 1973ء میں بعارضہ قلب انتقال ہو گیا تو ہم پانچ کم سن بھائی بہن اپنی ماں کی ممتا سے محروم ہو گئے۔ اس طرح تعلیم و تدریس کے علاوہ تربیت کی عظیم ذمہ داری ہماری ضعیف دادی اماں کے کندھوں پر آن پڑی۔ جسے آپ نے نہایت حسن تدبر اور حسن تدبیر سے نبھایا۔

دادیوں کو پوتے پوتیوں سے محبت ہونا ایک فطرتی امر ہے۔ مگر جو بے پناہ محبت و شفقت ہماری دادی اماں نے ہم بچوں سے کی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ ہم دو بھائیوں اور تین بہنوں کی جس انداز میں اور جس جانفشانی سے آنموصوفہ نے تربیت اور پرورش فرمائی الفاظ میں بیان کرنا ناممکن امر ہے۔ آپ تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ آپ کی ابتدائی زندگی دیہات میں گزری اور دیہات بھی ایسے جو غیر معروف ہونے کے ساتھ ساتھ دور افتادہ بھی تھے جہاں رسل و رسائل اور تعلیم و تدریس کا فقدان تھا۔ بلکہ یوں کہنا مناسب ہے کہ تعلیم و تدریس کا چنداں شعور ہی نہ تھا۔ پھر یہ کہ دینی ماحول بھی یکسر ناپید تھا۔ آپ چونکہ ایسے ماحول سے جہاں دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کے مواقع ناپید تھے اور دینی شعائر تک سے ماحول غافل تھا میں پرورش پائی مگر آپ میں اللہ تعالیٰ نے علم کی تڑپ ابتدا سے ودیعت فرما رکھی تھی اور اتنا شعور اور علم ضرور تھا کہ ہمارا ایک خدا ہے جو کارساز ہے۔ آپ کو اپنے خدا تعالیٰ پر بڑا بھروسہ تھا۔

میرے ابو جان 60ء میں احمدی ہوئے ان کی جدوجہد بلیغ سے دادی اماں 64ء میں ربوہ آئیں۔ یہاں کے پاکیزہ اور علم پرور ماحول سے بے حد متاثر ہوئیں۔ خود بڑی صاف گو اور صاف باطن تھیں۔ نیکی کی باتیں آپ کے دل میں اتر جایا کرتی تھیں۔ آپ ہمیشہ نیکی اور بھلائی کی باتیں پلے باندھ لیا کرتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ربوہ کا حسین ماحول دیکھ کر از خود احمدی ہونے کا اظہار فرمایا حالانکہ میرے ابو جان کہا کرتے تھے کہ آپ ربوہ آنے کو تیار نہ ہوا کرتی تھیں۔

خیر میں تو ذکر کر رہی تھی کہ ایسے غیر تربیت یافتہ ماحول سے آنے کے باوجود ہماری دینی اور دنیاوی تربیت کمال ہوشمندی اور دانشمندی سے سرانجام دی۔ جب ہم اپنی ماں کی شفقت سے محروم ہو گئے تو ہماری اس پر عزم دادی اماں کو تین طرح کی ذمہ داری ادا کرنا پڑی۔ اول یہ کہ ہمیں ماں کی محرومی کا احساس نہ ہو اور نہ ہی ماں کی محبت و شفقت کی کمی محسوس ہو دوسرا یہ کہ دینی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی یا کسر باقی نہ رہ جائے۔ اور تیسرا یہ کہ دنیاوی علم میں کمال حاصل ہو۔ حصول تعلیم میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو۔ اگر میں تفصیل میں جاؤں تو مضمون طویل ہو جائے گا صرف اتنے بیان پر اکتفا کرتی ہوں کہ جہاں تک ماں کی ممتا کا کردار ہے ہماری دادی اماں نے اپنی محبت و شفقت اور پیار میں ہماری امی جان کی کمی کو بحسن و کمال پورا فرمایا۔ پیار و محبت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ عندالطلب ہر ضرورت پوری فرمائی۔ دوسرا امر تھا دینی تربیت کا۔ وہ بھی کمال حکمت و دانائی سے سرانجام دیا۔ تیسرا اور اہم فریضہ دنیاوی علوم کا دلانا تھا۔ اس میں بھی آپ نے مثالی کردار ادا فرمایا۔ صبح سویرے اٹھنا۔ بروقت کھانا اور کپڑے مہیا کر کے مدرسوں کو بھجوانا۔ واپسی پر تعلیم و تدریس کا جائزہ لینا۔ سکول کا دیا ہوا گھر کا کام اپنی نگرانی میں کروانا آپ کا معمول تھا۔ ایک لطیفہ بھی سناتی ہوں۔ خود چونکہ ان پڑھ تھیں مگر علم کی دلدادہ تھیں۔ اس لئے پڑھائی کے معاملہ میں کڑی نگرانی فرمایا کرتی تھیں۔ ہماری نگرانی کر کر کے ان کو اتنا تجربہ ہو گیا تھا کہ اگر ہم کسی وقت نصابی کتب کے علاوہ کوئی غیر نصابی کتاب پڑھ رہے ہوتے تو فوراً تاڑ جایا کرتی تھیں۔ بچوں کو چونکہ چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتب پڑھنے کی عادت ہوتی ہے۔ اجازت نہ ہو تب بھی بچے چوری چھپے ایسی کتب سے اپنی تسکین کر لیا کرتے ہیں۔ ہم بھی ایسی غیر نصابی کتب پڑھ رہے ہوتے تو ہمارے انہماک سے وہ بخوبی اندازہ لگا لیا کرتی تھیں کہ یہ کچھ اور پڑھا جا رہا ہے۔ فوراً پاس آکر کہتیں کہ "یہ تم نول" (ناول) پڑھ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں غلط بیانی کی عادت نہ تھی۔ فوراً تسلیم کر لیتے۔ ہم حیران ہوتے کہ ہمارا بستہ ہمارے سامنے کھلا۔ ہماری کاپیاں اور کتابیں سامنے رکھی گواہی دے رہی ہے کہ ہم سکول کا کام مکمل کر رہے ہیں۔ یعنی پیش بندی ہم ضرور کر لیا کرتے تھے کہ دادی اماں کو پتہ نہ چل سکے مگر پھر بھی وہ تاڑ جایا کرتی تھیں اور وہ کتاب ہم سے چھین کر پرے پھینک دیا کرتی تھیں۔ اس طرح ان کی بھرپور کوشش ہوتی کہ نصابی کتب پر بچوں کی پوری توجہ مرکوز رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شب و روز کی محنت شاقہ اور مسلسل جدوجہد سے ہم پانچوں بہن بھائی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بہن بی اے بی ایڈ ہے منجھلی بی اے۔ اور خاکسار ایم ایس سی۔ دونوں بھائی سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں۔ ایک یو۔ کے میں دوسرا فیصل آباد میں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ تو اس

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کینیڈا اسرائیل تعلقات میں تلخی

اسرائیل کی طرف سے اس اقدام کا پتہ چلنے کے بعد کہ اسرائیل کینیڈا میں بھی دہشت گردی کی کارروائیاں کر رہا ہے کینیڈا نے اسرائیل سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ سفارتی طور پر یہ اقدام سخت ناراضگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایسی ناراضگی ہوتی ہے جو علامتی قرار دی جاتی ہے۔ حقیقی نہیں۔

اطلاعات کے مطابق جن دو افراد نے اردن میں فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس کے سیاسی شعبے کے سربراہ خالد ماشال پر قاتلانہ حملہ کیا تھا وہ دونوں افراد اسرائیلی نکلے۔ جامہ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے کینیڈا کے چھ پاسپورٹ برآمد ہوئے۔ جب یہ اطلاع کینیڈا کے دارالحکومت اوٹاوا پہنچی تو کینیڈا کی حکومت سخت مضطرب ہوئی اور اس نے ابتدائی تحقیق کے بعد اسرائیل سے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ لائیڈ ایکس وڈرن نے نیویارک میں امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ سے ملاقات کی اور اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کے دو ایجنٹوں کے قبضے سے کینیڈا کے پاسپورٹ جاری ہونے پر بات چیت کی۔ اور کہا کہ یہ واقعہ کینیڈا کے لئے بہت سنگین حیثیت رکھتا ہے۔

ادھر اوٹاوا میں پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کینیڈا کے وزیر اعظم جین چیرٹن نے یہی واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ ان کی حکومت نے اس واقعہ پر اسرائیل کی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا کی حکومت اپنے پاسپورٹ کی بیرون ملک ناجائز اور غیر قانونی استعمال کی اجازت نہیں دے سکتی۔

کینیڈا دنیا کے ان معدودے چند ممالک میں سے ایک ہے جہاں پر دہشت گردی کی کارروائیاں نہیں ہو رہیں۔ جرائم کی عموی رفتار بھی بہت سے ملکوں سے کم ہے۔ اس ملک کا کسی دوسرے ہمسایہ ملک سے کوئی بڑا اہم تنازعہ بھی نہیں۔ اس لئے عام طور پر اس ملک کو امن کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ ملک کے اندر سیاسی تنازعے بھی حدود سے باہر نہیں ہوتے۔ الیکشن اور دیگر مراحل خاموشی اور امن سے گزرتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں کینیڈا میں دہشت گردی کی ایسی واردات بے شک ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی لئے کینیڈا نے اس پر سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے۔

OOO

کوریا میں جنگ کی دھمکی!

شمالی کوریا نے انتباہ کیا ہے کہ اگر جنوبی کوریا اور امریکہ نے کوریا کے خطے میں اپنی سرگرمیاں بند نہ کیں تو یہاں کسی بھی وقت جنگ چھڑ سکتی ہے۔ شمالی کوریا کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چاؤ سوہون نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے خطے میں زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ کوریا کے مسئلے کا صحیح حل یہ ہے کہ تمام متعلقہ قوتیں پورے اخلاص کے ساتھ شمالی اور جنوبی کوریا کے دوبارہ متحد ہونے کے لئے کوششیں کریں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کوششوں کی بجائے امریکہ جنوبی کوریا میں تین ارب ڈالر کا فوجی سازو سامان جمع کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی جنوبی کوریا کے ساتھ فوجی مشقیں بھی جاری ہیں۔ جاپان نے بھی حال ہی میں امریکہ کے ساتھ فوجی معاہدہ کیا ہے۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا کہ اگر جنوبی کوریا میں جنگ ہو تو اس میں شرکت کے لئے اپنا جواز موجود ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام اقدامات ایسے ہیں جن سے سرد جنگ بڑھ رہی ہے اور شمالی کوریا کو اپنے دفاع کے لئے اقدامات کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ انہوں تمام اقوام سے اپیل کی کہ وہ صورت حال کا ادراک کریں۔ اگر انہوں نے توجہ نہ کی تو اس خطے میں کسی بھی وقت جنگ چھڑ سکتی ہے۔ امریکہ جو کارروائیاں اس جگہ کر رہا ہے اس سے حالات تیزی سے خرابی کی طرف جا رہے ہیں۔

OOO

انکل امریکہ ضرورت؟

روس کے صدر بورس یلسن سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد سے اپنے ملک کے تشخص کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ ماضی کے سوویت یونین کا درجہ اور مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جبکہ صورت حال الٹ چکی ہے۔ ایک دفعہ امریکہ کو آنکھیں دکھاتے ہیں تو دوسری دفعہ وہ امریکہ کا کہا مان کر چپ ہو جاتے ہیں۔ نیٹو میں توسیع کا مسئلہ تھا تو انہوں نے بہت بیانات دیئے مگر صورت حال جب ان کے حق میں نہ ہوئی تو مجبوراً خاموش ہو گئے۔

اب وہ چاہتے ہیں کہ کم از کم یورپ میں توان کو ایک نمایاں اور سپر پاور کی حیثیت دے دی جائے۔ تاکہ یورپ کی قیادت کے سہارے وہ عالمی سطح پر اپنی اہمیت منوا سکیں ان کا کہنا ہے کہ روس کے بغیر یورپ نامکمل ہے۔ اور روس کے ساتھ مل کر یورپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور پھر اسے امریکہ جیسے کسی "انکل" کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ انہوں نے براعظم پر امریکہ کی اجارہ داری کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یورپ کو روس سمیت متحد ہو جانا چاہئے۔ اور یہی بات یورپ میں مستقل امن اور خوشحالی کی ضامن ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے فرانسیسی اور روسی ٹیلی ویژن کے ایک انٹرویو میں کیا۔

OOO

امریکہ میں غیر قانونی قیام کرنے والے

امریکہ کی پارلیمنٹ نے غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہونے والے غیر ملکی باشندوں کو اپنے قیام کو قانونی بنانے کے لئے تین ہفتے مزید کی مہلت دے دی ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اعلان کے بعد ہزاروں غیر قانونی تارکین وطن وزارت داخلہ کے دفتر کے باہر جمع ہو گئے۔ تاکہ وہ امریکہ میں اپنے قیام کو قانونی بنانے کے لئے درخواستیں جمع کرا سکیں۔ لاکھوں تارکین وطن کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ انہیں اپنے اپنے ملکوں کے باقاعدہ ویزا حاصل کرنے کے لئے کہا جائے گا یا انہیں امریکہ سے نکال دیا جائے گا اور دوبارہ تین سے 10 سال تک امریکہ نہیں جا سکیں گے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کر سریلی اور بلند آواز سے عبادت کے لئے ندا کی۔ یہ منظر دیکھ کر سکھ سردار بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد گوردوارہ کے کمرہ میں ہم نے عبادت کی۔ والد صاحب نے دس پندرہ منٹ پنجابی زبان میں وعظ کیا۔ سکھوں نے بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر وعظ سنا اس کے بعد ہم نے جمعہ کی عبادت کی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ والد صاحب نے دنیا کی بے ثباتی پر وعظ کیا جو مندرجہ ذیل شعروں کی تشریح تھی۔

کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو جا پڑا
یک سر وہ استخوان شکستہ وچور تھا
آئی صدا کہ دیکھ کر چل راہ بے خبر
میں بھی کبھی کسی کا سرِ پر غرور تھا

جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے پابندیوں میں گھرے ہوئے احمدیوں کی حالت دیکھ کر بے اختیار یہ مصرع ہونٹوں پر آجاتا ہے۔

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

بقیہ صفحہ 5

طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کو قبول فرمایا۔ ہمارے لئے انتہائی شکر کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دادی اماں کو ان کے علم کی قدر دانی کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

کسی سے لڑنا جھگڑنا یا الجھنا پسند نہ تھا۔ ایسے امور سے کوسوں دور رہتی تھیں۔ اپنے کام سے کام رکھتی تھیں یادداشت بہت عمدہ تھی۔ بہت بچپن کے واقعاتُ یاد تھے۔ دیہاتی ماحول میں آپ کو بہت محنت اور بہت کاوش کرنا پڑی تھی مگر جب ربوہ آگئیں تو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا کرتی تھیں۔ بے حد شفیق تھیں۔ اپنی پوتیوں کی اولاد سے بھی بے حد محبت اور پیار کرتی تھیں۔ میری بڑی بہن کے پہلے بیٹی تولد ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا۔ دوسری بہن کے ہاں اوپر تلے دو بیٹے ہوئے تو اس پر اکثر دعائیں کیا کرتیں کہ اے میرے مولا میری شکری (میری بڑی بہن) کو بھی "جوڑی" ملا دے۔ ان کی رحلت کے تین چار ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے حسین سا بیٹا عطا فرمایا تو ہم سمجھتی ہیں کہ یہ بے جی کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ سے بڑا مشفقانہ اور کریمانہ سلوک تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اپنی دھن کی پکی تھیں۔ آپ بڑی بلند حوصلہ اور باہمت خاتون تھیں۔ زندگی میں بعض اوقات بڑے صبر آزما حالات سے گزرنا پڑا مگر حالات اور واقعات کی کوئی ستم ظریفی آپ کو زیر نہ کر سکی۔ نہ آپ کے ارادوں میں روک ہی بن سکی۔ اور نامساعد حالات آپ کے اردوں میں مخل تو ضرور ہوتے رہے مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش یا ہلچل پیدا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر پہاڑ سی قوت ارادی ودیعت فرما رکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے مقاصد میں کامیاب رہتیں۔

ایک بات کا بڑا خیال رکھا کرتی تھیں کہ اگر کوئی چیز مانگے تو ضرور دے دیا کرتی تھیں۔ البتہ بستر دینے میں ان کو انقباض ہوا کرتا تھا اور جس کسی کو دیتیں تو تاکید ہوتی کہ کم سن بچوں کے نیچے نہ بچھانا۔ فرمایا کرتیں کہ وہ مائیں بڑی بیوقوف اور بدھو ہوتی ہیں جن کے کم سن بچے بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ شاذ ہی میرے بچوں نے بستر پر پیشاب کیا ہو۔ مجھے اکثر علم ہوتا تھا کہ اب بچے نے پیشاب کرنا ہے۔ اب پاخانہ کرنا ہے۔ اب پانی پینا ہے۔ اب دودھ پینا ہے۔ اس طرح دو سال کے بچے کو بھی ننگے پھرنے نہیں دیا کرتی تھیں۔ کسی کے بچے کو گلی کوچے میں ننگے پھرتے یا نالی پر بیٹھے پاخانہ کرتے دیکھ کر سخت تکلیف محسوس کیا کرتی تھیں کہ کتنی جاہل مائیں ہیں۔ بچوں کو بارش کے ایام میں گلی کوچوں کے گندے پانی میں ہرگز نہانے نہیں دیا کرتی تھیں۔ القصہ ظاہری صفائی کا بھی بڑا دھیان رکھتیں۔

آپ بڑی دعاگو بھی تھیں۔ بڑی بے قراری سے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ بچوں میں بھی دعاؤں کی عادت پیدا کرتی تھیں۔ گھر میں دعاؤں کا اس قدر چرچا رہتا کہ دو تین سال کے بچوں کو بھی دعاؤں کا تصور ذہن نشین ہو گیا تھا۔ عملی طریق سے فرمایا کرتیں۔ مثلاً بیماری کے ایام میں جب میری بہنوں کے بچے آپ کا حال دریافت کرنے آیا کرتے تو انہیں فرماتیں بیٹا دعا کرو اللہ تعالیٰ میری بے جی کو ٹھیک کر دے۔ بچے اپنا ہاتھ بلند کرتے اور دعائیہ جملے دہراتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر میری بہن کا بیٹا جس کی عمر ساڑھے تین سال تھی۔ بے جی کے پاس آیا۔ پھر جا کر کہتا ہے "نانا ابو بے جی بولتی نہیں۔" نانا ابو نے بتایا۔ بیٹا نومی۔ "بے جی" اب اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی ہیں۔ فوت ہو گئی ہیں۔ انعام الحق نے نہایت معصومیت سے کہا۔ "نانا ابو دعا کرنے سے بھی بے جی نہیں بولیں گی۔" نانا ابو نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔ "ہاں بیٹا اب دعا کرنے سے بھی نہیں بولیں گی!؟" یہ تھا دعا کا تصور جو آپ نے کم سن بچوں میں بھی راسخ کر دیا تھا۔ بہت ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں کرنے والا وجود تھا۔

سچی اور حقیقی بات ہے جب آپ کا انتقال ہوا تب ہمیں پتہ چلا کہ آج ہماری امی جان فوت ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ پیار اور شفقت کا سلوک فرماتا رہے۔ کروٹ کروٹ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 1

دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض کے ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام جزا رکھتا ہے لیکن در اصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔

(از خطبہ 16۔مارچ 1917ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 8۔اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ انٹرویو ڈاکٹر نصیر احمد منصور "آئی سرجن" از ڈاکٹر سلطان اے۔ مبشر۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام از کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
11-30 تقریر۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

اتوار 12- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 مجلس سوال وجواب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
2-30 چلڈرنز کلاس۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز آئیڈیل پبلک سکول ربوہ بمقابلہ الاحمد کیمرج اکیڈمی ربوہ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈسک۔"ٹیک ٹاک"
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 چلڈرنز کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز آئیڈیل پبلک سکول۔ربوہ۔بمقابلہ الاحمد کیمرج اکیڈمی ربوہ۔
11-00 خطبہ از حضرت صاحب۔
12-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقامع العرب
9-00 البانین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔واقفین نو پروگرام حصہ پنجم
11-00 جرمن سروس۔

پیر 13۔اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔"اللہ کی محبت" پر۔
1-30 درس کلام الٰہی نمبر 17۔(1996) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔واقفین نو پروگرام۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔واقفین نو۔
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 17)(1996ء) از حضرت صاحب بیت الفضل لندن۔
12-30 بیت بازی۔"اللہ کی محبت" پر۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سپورٹس۔کرکٹ میچ ربوہ۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ملاقات از حضرت صاحب
8-00 لقامع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

منگل 14۔اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 سپورٹس۔کرکٹ میچ ربوہ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔گلاؤ کوما۔ مہمان۔ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔اے۔مبشر۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ 15۔اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔گلاؤ کوما۔مہمان۔ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔اے۔مبشر۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام معلومات عامہ تقریر۔
11-30 تقریر۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت صاحب
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 16۔اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔آلو کے کباب۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ/نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ از خطبہ حضرت صاحب 96-2-2۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 17۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ آلو کے کباب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7 اکتوبر۔ 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی حملے روکنے کے لئے سرحدوں پر مزید فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بھارتی فوج نے کنٹرول لائن پر خندقیں کھودنا شروع کر دی ہیں۔ پاک فوج کے مورچوں پر بھارتی فائرنگ سے تین شہری بھی شہید ہو گئے ہیں۔ جوائنٹ چیف آف سٹاف ہیڈ کوارٹر میں مسلح افواج کے سربراہوں کا اجلاس ہوا۔ سیکرٹری دفاع اور اعلیٰ فوجی حکام بھی شریک ہوئے۔ دشمن کے مقابلے میں عسکری تقاضوں اور جنگی ٹیکنالوجی کا جائزہ لیا گیا۔ عسکری ذرائع کے مطابق 30 ستمبر کو بھارتی فوج نے 8 ہزار راؤنڈ فائر کئے۔ جو شدید حملہ ہے۔ بھارتی جارحیت کے نتیجہ میں آزاد کشمیر کے علاقے میں بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ عسکری قیادت نے بھارتی حملوں کے توڑ کے لئے حکمت عملی پر غور کیا۔ فاروق فیروز کی ریٹائرمنٹ اور جنرل کرامت کو چیئرمین چیف آف سٹاف کمیٹی کی اضافی ذمہ داریاں سونپنے کے انتظامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔

○ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی ایگزیکٹو کونسل کے پشاور میں ہونے والے اجلاس میں اس بات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال ابتر ہے۔ اقتصادی بحران ہے۔ خواتین پر تشدد کے واقعات ہو رہے ہیں۔ بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سندھ میں ہاریوں کی حالت بہتر بنانے میں انتظامی طور پر ناکامی ہوئی ہے۔ تنظیم کے چیئرمین نے اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے انسداد دہشت گردی کے قانون کو کالا قانون قرار دیا ہے۔

○ آزادی چوک چوک لاہور میں سات سالہ بچی نامعلوم سمت سے آنے والی گولی گردن میں لگنے سے باپ کی بانہوں میں دم توڑ گئی۔ وہ پھل خریدنے کے لئے چوک میں باپ کے ساتھ کھڑی تھی۔

○ بھارت نے لداخ کو مقبوضہ کشمیر سے الگ خود مختار علاقہ قرار دے دیا ہے۔ تاہم مسلم اکثریت کا ضلع کرگل' بدستور مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے دائرہ کار میں رہے گا۔ مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبد اللہ نے ریاستی اسمبلی میں بل پاس کرا کے لداخ کونسل کو الگ آئینی حیثیت دی ہے۔ جس کے بعد لداخ کے بودھ ضلع لیہ کو خود مختاری مل گئی ہے۔ اب اس کا شمار متنازعہ علاقہ میں نہیں رہا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل نے کہا ہے کہ صوبوں کو خود مختاری دینے کے لئے باہمی اتفاق رائے سے آئین میں ترمیم کی جائے۔ موجودہ آئین میں صوبوں کو جو خود مختاری دی گئی ہے اس پر صحیح طرح عمل نہیں ہو رہا۔ آئین نے صوبوں کو جو حقوق دیئے ہیں ان سے صوبوں کے لوگ اور سیاسی جماعتیں مطمئن نہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں چاروں صوبوں کا نام لیا۔ ان کی بے اطمینانی کا ذکر کیا اور کہا کہ صوبوں سے ان کی مراد ان کے وزراء اعلیٰ نہیں بلکہ ان صوبوں کی سیاسی جماعتیں اور عوام ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اسلام مغرب کا دشمن ہے نہ عیسائیت سے تصادم لازمی ہے۔ مسلمان تحریکوں پر الزام تراشی نہ کی جائے۔ اسلامی ملکوں میں سیاسی ادارے ابھی کمزور ہیں جس کے باعث سیاسی تحریکیں اکثر انتہا پسندی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ان پر رسوائی کا لیبل لگانے کی بجائے مدد کی جائے۔ ان تحریکوں کو ان کے صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو اسلام سے متعلق خدشات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ تحقیقات اسلامی کے ادارہ اسلامی تحقیقات اور جارج یونیورسٹی کے اشتراک سے ہونے والے سیمینار کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی نوخیز جمہوریت میں مغرب کے مقابلے میں کہیں زیادہ اقلیتی ارکان موجود ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت گرفتاریوں سے پیپلز پارٹی کو مرعوب نہیں کر سکتی۔ انہوں نے اپنے دست راست اور پی پی پی کے رہنما منور سہروردی کی گرفتاری کی مذمت کی اور کہا کہ حکومت اس طرح کے ہتھکنڈے اختیار کر کے میرے اور میرے ساتھیوں کے حوصلے پست نہیں کر سکتی۔

○ راوی روڈ لاہور پر دو موٹر سائیکل سوار ڈاکو پٹرول پمپ کے مینجر سے دو لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے۔

○ تحریک منہاج القرآن کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے کہ حکمرانوں نے دہشت گردی اور قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

○ کوئٹہ میں ٹرک الٹنے سے 7 فوجی شہید اور 10 زخمی ہو گئے ہیں۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں ججوں کے تقرر کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اختیارات کی تقسیم پر یقین رکھتے ہیں۔ عدلیہ کو مالیاتی آزادی بھی دی ہے۔ عدالتی مجسٹریٹ ہائیکورٹ کے اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ انتظامیہ کے ماتحت ہیں۔

○ سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ مردم شماری کے لئے نئی تاریخ پر بھی مردم شماری ممکن نہیں ہو گی۔ کیونکہ بلوچستان میں مقیم پشتو بولنے والے افغان پناہ گزینوں کی وجہ سے بلوچوں کو خدشہ ہے کہ اگر موجودہ حالات میں مردم شماری ہوئی تو بلوچ اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اسی طرح سندھ میں بھی اردو اور سندھی بولنے والے کا مسئلہ بھی مردم شماری کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

○ تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ استحصالی نظام کے خاتمہ کے لئے خونی انقلاب کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ 1961ء میں مولانا مودودی نے انتخابات میں حصہ لیا تو تمام مذہبی جماعتیں سیاست میں آگئیں۔ جن سے فرقہ پرستی اور لسانیت کو ہوا ملی۔ یہ باتیں انہوں نے ایک سیمینار میں کہیں جس کا موضوع تھا "پاکستان تدریجی خودکشی کر رہا ہے"

1964ء سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف مصنوعات
آپکی خدمت میں مصروف

- ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں
- 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں
- زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی۔

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون دکان 4524-212837
رہائش 4524-212175

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر
تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا
مایہ ناز ادارہ
خورشید
یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون 211538

روزمرہ استعمال کی "کیوریٹو ادویات"

NAME	PRICE	INDICATION
APPETIZER CAPS	20-00	☆قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
ARNICA HAIR OIL	40-00	☆گرتے ہوئے بالوں اور سکری کیلئے مفید بالوں کا ٹانک
BRAIN TONIC	20-00	☆دماغی تھکاوٹ اور حافظہ کی کمزوری یاداشت کی کمی کیلئے
COLD CURE TABS	20-00	☆زکام' ناک کے پتلے ریشہ اور چھینکوں وغیرہ کیلئے
COLIC CURE TABS	20-00	☆ہر قسم کی پیٹ درد' درد گردہ' پتہ کے درد کیلئے فوری اثر دوا
COUGH CURE TABS	20-00	☆خشک وتر ہر قسم کی کھانسی کیلئے فوری اثر دوا
CURINE TABS	20-00	☆سردی لگنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی تکالیف کیلئے موثر
DIGESTINE TABS	20-00	☆بدہضمی' پیٹ درد' اسہال' کھٹے ڈکار اور بھوک کی کمی وغیرہ کیلئے
FEVER CURE TABS	20-00	☆ہر قسم کے سادہ بخار' ملیریا بخار' ٹائیفائیڈ وغیرہ کیلئے مفید ہے
HEARTONE CAPS	35-00	☆دل کی جملہ امراض' درد دل' دل کی دھڑکن اور ضعف قلب وغیرہ کیلئے
PYORRHEA POWDER	25-36-00	☆پائیوریا' دانتوں سے خون آنے کیلئے' دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی کیلئے
SUCHI BOOTI Q	35-00	☆خرابی خون' عفونت' پھوڑا پھنسی' خارش وغیرہ سے لیکر کینسر تک کیلئے مفید ہے
TONIC DROPS	50-00	☆عام جسمانی' اعصابی کمزوری اور نیند کی کمی وغیرہ کا موثر علاج ہے

اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ پاکستان

ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون آفس 771/213156 (04524) فیکس 212299 (04524)